"الاستفتاء"

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ!
دو بہنیں جنکے پہلو آپس میں جڑے ہوئے ہیں وہ آپریشن نہیں کروانا چاہتیں۔
اب شادی کی خواہش مند ہیں۔
بغیر آپریشن کئے علیحدہ تین صورتیں ممکن ہیں۔ (۱) شادی ہی نہ کریں جیساکہ حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ کی رائے گرامی ہے (امداد الفتاویٰ ۲/۳۸)۔ لیکن اس صورت میں معصیت میں پڑنے کا خدشہ ہے اور برفطرت کے خلاف بھی ہے، نیز یہ بہنیں شادی کی خواہش مند بھی ہیں۔ (۲) دونوں کو ایک ہی مرد کی زوجیت میں دیدیا جائے (فقہی مسائل ۱۹۶/۱

۶۶/۴۶۹

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دار العلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

بعض حضرات علمائے کرام نے اسی کو اصون البلیتین قرار دیا ہے کہ یہ جمع بین الاختین کے خلاف اسلئے نہیں کہ وہ حکم عام حالات کیلئے ہے جبکہ یہ نوعیت مختلف ہے لیکن بعض علماء نے اسے بھی جمع بین الأختین کے تحت شامل کرکے ناجائز اور حرام کہا ہے۔

③ - دونوں کو دو علیحدہ مردوں کی زوجیت میں دیا جائے۔ بعض علماء نے اسی کو اھون البلیتین میں سے شمار کیا ہے البتہ اسمیں بھی بہت ساری قباحتیں ہیں مثلاً نکاح کا مقصود تلذذ بھی ہے وہ کامل طریقے سے یہاں حاصل نہ ہوگا نیز بے ستری و بے حجابی کے ساتھ ساتھ زنا کا بھی احتمال ہے۔

جناب سے گزارش ہے کہ ان حالات میں [illegible] کونسا قول صحیح اور منزانہ شریعت کے موافق ہے؟ بینوا وترجروا، جزاکم اللہ خیرا احسن الجزاء۔

المستفتی

بندہ خدا قادر بخش ساسولی۔

متفرق مسائل نکاح ۵۰۱ فتاویٰ دارالعلوم - لا مکمل (جلد ہفتم)

نابالغ نابالغہ تجدید نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ کیا حکم ہے	**سوال ۸۲۴:** زید و ہندہ کا نکاح نابالغی میں ہوا تھا بعد بلوغ وہ تجدید نکاح کرنا چاہتے ہیں کیوں کہ مہر وغیرہ یاد نہیں۔؟
زوجہ سے لواطت کی تو کیا حکم ہے	(۲) زید نے اپنی زوجہ سے لواطت کی تو نکاح فاسد ہوا یا نہیں۔؟

الجواب - تجدید نکاح میں دوبارہ کچھ حرج نہیں ہے لیکن شرعاً جب نکاح ہو چکا ہے تو اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ نابالغی کا نکاح بذریعہ ولی جائز ہے۔ فقط
(۲) نکاح میں کچھ فساد نہیں ہوا توبہ کرے اور پھر ایسا فعل قبیح نہ کرے[1]۔

(1)

دو چسپیدہ لڑکیاں ہیں نکاح کیسے کیا جائے	**سوال ۸۲۵:** دو لڑکیاں یکجا پیدا ہوئیں اور ایک دوسرے سے چسپیدہ ہیں ایک پیشاب پاخانہ کو جاوے تو دوسرے کو بھی اس کے ساتھ

جانا لازمی ہے۔ اب وہ لڑکیاں بڑی عمر کی ہیں اور شادی کرنا چاہتی ہیں اور ایک شخص ان سے شادی کرنے پر رضامند ہوا۔ لہٰذا اگر اس شخص کے ساتھ شادی کردی جاوے تو آیۂ کریمہ وان تجمعوا بین الاختین کے خلاف ہوگا یا نہیں۔؟

الجواب - جب کہ وہ دونوں لڑکیاں باہم چسپیدہ ہیں اور ایک دوسرے سے منفک نہیں ہو سکتیں تو جب تک ان کو آپریشن وغیرہ کے ذریعہ سے علیحدہ نہ کیا جاوے اسوقت تک ان کا نکاح کسی مرد سے جائز نہیں ہے کیوں کہ اگر دونوں لڑکیوں سے ایک مرد کا نکاح ہو تو اس میں جمع بین الاختین لازم آتا ہے جو آیۃ وان تجمعوا بین الاختین سے حرام ہے اور اگر ایک سے کیا جاوے تو وہ علیحدہ نہیں ہو سکتی اور شوہر کو اس سے استمتاع حلال نہیں اور استمتاع مقصود ہے۔ درمختار کتاب النکاح میں ہے۔ ھو عقد یفید ملک المتعۃ ای حل استمتاع الرجل من امرأۃ لم یمنع من نکاحھا مانع شرعی[2]۔ الخ فقط

[1] بیوی سے لواطت حرام ہے اور شوہر قابل تعزیر ہے اور یو طلاق الخ۔ قال ان فعل فی الاجانب حد وان فی عبدہ او امتہ او زوجتہ فلا حد اجماعاً بل یعزر نحو الاحراق بالنار وھدم الجدار الخ (الدر المختار مع حاشیہ رد المحتار کتاب الحدود ج۴ ص۲۷) ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۳۵۵ ج۲۔ ظفیر

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

کسی کی بیوی جب جھوٹا دعویٰ کرے کہ میں فلاں کی بیوی ہوں اور شوہر بھی تائید کرے تو کیا حکم ہے

سوال ۸۳۹: ہندہ بی بی عمر کی ہے مگر زید ایک جائداد والے آدمی کے مرنے پر اس خیال سے کہ اس کی جائداد کی وارث بنے ہندہ نے اور اس کے شوہر نے دعویٰ کیا کہ میں زید کی بیوی ہوں اور اس پر گواہ پیش کیے اور عمر نے بھی لالچ کی وجہ سے اقرار کیا کہ ہندہ زید کی بیوی ہے اس صورت میں ہندہ کا نکاح عمر سے فسخ ہوا یا نہیں۔؟

الجواب: اس کذب بیانی سے ہندہ عمر کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ کذا فی الدرالمختار ردالشامی۔

جانتے ہوئے جو گواہی نہ دے اس کا کیا حکم ہے؟

سوال ۸۴۰: رحیم بی بی کا نکاح پانچ سال ہوئے غلام محمد سے ہوا تھا مساۃ مذکورہ نے فسخ نکاح کا دعویٰ کیا ہے۔ شہاب الدین کو نکاح کا پورا علم ہے لیکن اس وقت وہ منکر ہو گیا ہے۔ اس کے لئے کیا حکم ہے۔؟

الجواب: جبکہ نکاح مساۃ مذکورہ کا باقاعدہ شرعیہ ہو چکا ہے تو شوہر کو چاہیئے کہ نکاح کے گواہ عدالت میں پیش کرے اور جن لوگوں کو علم نکاح کا ہے ان کے ذمہ لازم ہے کہ وہ شہادت نکاح کی دلویں ورنہ وہ گنہ گار ہوں گے[1] اور شخص مذکور جو کہ باوجود علم کے نکاح مذکور سے منکر ہے شرعاً فاسق و عاصی ہے اس کو اس فعل سے توبہ کرنی چاہیئے اور اگر توبہ نہ کرے تو اس سے متارکت کی جاوے اور اس کو برادری سے خارج کیا جاوے فقط

دو بہن جو جڑی ہوئی ہیں ان کی شادی کی کیا صورت ہوگی

سوال ۸۴۱: دو لڑکیاں توام ہیں۔ ایک کا داہنا کولھا دوسری کے بائیں کولہے سے خلقۃً جڑا ہوا ہے اس طرح کہ نہ ایک تنہا بیٹھ سکتی ہے نہ اُٹھ سکتی ہے نہ لیٹ سکتی ہے نہ چل سکتی ہے نہ پاخانہ پیشاب کو جا سکتی ہے اتنا تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اور اتنا دوسروں سے سنا ہے کہ ساتھ کھاتی ہیں ساتھ سوتی ہیں ساتھ بیمار ہوتی ہیں ساتھ اچھی ہوتی ہیں۔ مرض بھی دونوں کو ایک ہی ہوتا ہے اور طمث

جاری

[1] ویجب اداء ها بالطلب ولو حکما الخ لو فی حق العبد الخ الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الشہادات ص۵۱۳ ج۴ ظفیر

۲

فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاوی	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

کتاب النکاح — ۲۳۸ — امداد الفتاوی ۲

الجواب۔ فی الدر المختار وصح نکاح اربع من الحرائر والاماء فقط للحر لا اکثر وله التسری بما شاء من الاماء فاولی ان یجوز والف سریة واراد شراء اخری فلامه رجل خیف علیه الکفر اھ۔

اس روایت سے ثابت ہوا کہ چار منکوحہ کے بعد بھی کنیز صحبت کے لیے خریدنا درست ہے اور اس سے نکاح کی ضرورت نہیں لیکن یہ یاد رہے کہ ہندوستان میں جو کنیزیں کہلاتی ہیں وہ شرعاً کنیز نہیں ہیں اُن سے صحبت درست نہیں وہ حکم حرائر میں ہیں

۔ شوال ۱۳۲۳ھ (تتمہ ثالث ص۸۹)

(۳)

تحقیق نکاح زن مکررہ الاعضاء

سوال (۳۴۴) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کے دو لڑکی جڑی ہوئی پیدا ہوئیں کہ جن کے دو دو پیر اور دو دو ہاتھ اور جدا جدا سر اور جُدے جُدے پیشاب کے راستے مگر مقام براز دونوں کا ایک ہی ہے چونکہ کمر سے اوپر کا حصہ جُدا جُدا ہے اور کمر سے مع سرین کے ایک ہے اب اس کو ایک سمجھا جاوے گا یا دو اگر زید نکاح کا ارادہ کرے تو کیا اجازت ہے، بینوا توجروا۔

الجواب۔ جو اعضاء مکرر ہیں اگر ان دونوں سے اُن کے افعال مختصہ صادر ہوتے ہیں تب تو وہ دو لڑکیاں ہیں ورنہ ایک لڑکی پس ایک ہونے کی صورت میں تو اس کا نکاح مرد سے جائز ہے بقیہ اعضاء کو زائد سمجھا جاوے گا اور دو ہونے کی صورت میں دیکھنا چاہیے کہ وہ اسی طرح سے رکھی جائیں گی یا حکماء کے مشورہ سے اُن کو جُدا جُدا کر دیا جائے گا، اگر جُدا جُدا کر دیا جاوے تب بھی دونوں کا نکاح دو مردوں سے درست ہے اور اگر ملی ہوئی رہیں تو اُن کا نکاح کسی سے نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر دونوں کا ایک مرد سے کیا جاوے تب تو دو بہنیں ایک شخص سے نکاح نہیں کر سکتیں اور اگر ایک مرد سے ایک ہی کا کیا جاوے تو اس لئے جائز نہیں کہ اس سے تمتع بدون دوسری سے تمتع ہوئے ممکن نہیں اور غیر منکوحہ سے تمتع حرام ہے پس موقوف علی الحرام بھی حرام ہے خصوص جبکہ عضو مشترک میں احتمال ہے کہ یہ شاید غیر منکوحہ کا ہو یا منکوحہ و غیر منکوحہ میں مشترک ہو جیسے کہ خنثیٰ کا نکاح ایسے ہی اشتباہ کے سبب باطل ہے۔ وتعالیٰ اعلم حوادث، ۱۰ شعبان ۱۳۲۵ھ (تتمہ ثالث ص...)

(۲)

عدم جواز نکاح با دو زنان کہ باہم توام و متفق اند۔

سوال (۳۴۵) آج کل نمائش ہو رہی ہے اُس میں ریاست بمبئی کے برہمنی کی دو لڑکیاں توام بھی آئی ہیں ایک کا داہنا کولھا...

جاری ہے۔

فتوی نمبر / نمبر رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاوی	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

النکاح
ء فقط
ہ داراد

بنا درست
ا کہلاتی ہیں

یع تیں اس
ڈو ڈو پیر
ز دونوں کا
ہے اب اس
تبروا۔
صادر ہوتے
نو اس کا
ورت ہیں
جدا کر دیا
ت ہے اور
د سے کیا
ایک ہی کا
ن نہیں اور
شترک میں
ر خنثی ہے
بدر تتمہ ۵ منا
ست میسر
ا کو لعادلا

کے بائیں کولھے سے خلقۃً جڑا ہوا ہے۔ اس طرح کہ نہ ایک تنہا بیٹھ سکتی ہے نہ لیٹ سکتی ہے نہ چل سکتی ہے نہ پاخانہ پیشاب کو جا سکتی ہے نہ دونوں الگ الگ پاجامہ پہن سکتی ہیں دونوں کا ایک ہی لہنگا ہے، چار پاؤں چار ہاتھ غرض سب اعضاء الگ الگ ہیں یہ سب امور میں نے اور حافظ یعقوب صاحب گنگوہی اور حاجی احمد مرزا صاحب نے اپنی آنکھ سے دیکھے ہیں اور سینکڑوں آدمی مرد و عورت ہر روز ان کو دیکھنے کے لیے آتے ہیں۔ یہ دوسروں سے معلوم ہوا ہے کہ بھوک پیاس نیند پاخانہ پیشاب کی حاجت تندرستی بیماری اور ظاہر سب دونوں کو ساتھ ساتھ ہوتے ہیں چودہ پندرہ برس کی عمر ہے صرف اتنا فرق ہے کہ مجرائے بول ایک کے ہے دوسری کے نہیں جب صاحب مجرے پیشاب سے فارغ ہو جاتی ہے تو دوسری بھی فارغ ہو جاتی ہے

مجرائے

ملث الگ الگ ہیں یہ حال عرض کرنے سے مقصود یہ پوچھنا ہے کہ اگر دونوں مسلمان ہوتیں یا ہو جائیں تو شرعاً اُن کے نکاح کی کیا صورت ہوگی۔

الجواب۔ فی الدر المختار حکم المفضاۃ مانصہ و انہ لایحل وطؤھا الا ان امکن الاتیان فی القبل بلا تعدیہ ص۱۳۱ اس سے ایک کلیہ ثابت ہوا جس عورت سے وطی کرنا بدون ارتکاب معصیت کے عادۃً ممکن نہ ہو اُس سے وطی کرنا حرام ہے اور ظاہر ہے کہ یہاں اگر ایک سے وطی کی جائے تو وطی کرنے والے کو دوسری سے نہ تو انتفاع حلال ہے کیونکہ دونوں اخت ہیں اور نہ اس دوسری کے لمس و نظر و تعری سے عادۃً بچ سکتا ہے اس لئے کلیہ مذکورہ کی بناء پر منکوحہ سے بھی وطی حرام ہوگی یہ حکم تو وطی کا ہے باقی نکاح کی صحت میں کوئی امر مانع نہیں ہوتا لیکن یہ نکاح فائدہ سے خالی ہونے کے سبب بغیرہ منہی عنہ ہوگا جیسے منکوحہ کا اگر کوئی شخص حق ادا نہ کر سکے جس کو خوف جور سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کے لیے حسب تصریح فقہاء نکاح کرنا مکروہ ہے اور جیسے منکوحہ اگر مصاہرۃً حرام ہو جاوے نکاح تو باقی ہے مگر اس کا امساک بالمعروف چونکہ ممکن نہیں اس لئے تسریح باحسان واجب ہوگا یہاں پہلے ہی سے نہی عن النکاح کا حکم کیا جاوے گا۔ دلو بغیرہ و مع حکم الصحۃ۔ ۲ر جمادی الاخریٰ ۱۳۲۳ھ (تتمہ ۵ ص۲۶۳)

مشورہ۔ اگر ڈاکٹر دونوں کو جلد قطع کر کے علیحدہ کر سکیں تو پھر سب اشکال رفع ہو جاویں۔

فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاوی	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

جدید فقہی مسائل حصہ اول

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب (فاضل دیوبند)

⑤ اس عورت سے نکاح جس کے اعضاء جوڑے جوڑے ہوں

اگر کوئی عورت خلقی طور پر اس طرح ہو کہ اس کے تمام اعضاء جوڑے جوڑے ہوں اور آپریشن کے ذریعہ ان دونوں کی ایک دوسرے سے علیحدگی نہ ہو تو سوال یہ ہے کہ اس عورت کا جو در اصل دو عورتوں کا مجموعی وجود ہے کس طرح نکاح کیا جا سکتا ہے؟

اس میں تین ہی صورتیں ممکن ہیں: یا تو دونوں کو ایک کے نکاح میں دیا جائے اور اس میں یہ قباحت ہے کہ ایک شخص کے نکاح میں دو بہنوں کا اجتماع ہو جائے گا، قرآن نے صراحۃً اس کی ممانعت کی ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں کو دو الگ مردوں کی زوجیت میں دیا جائے۔ اس کی قباحت اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس لیے کہ جب دو عورتیں ایک ساتھ ہوں گی تو اپنی بیوی کے ساتھ دوسری سے زنا کے امکانات بہت بڑھ جائیں گے اور بے حیائی اور بے ستری بھی ہوگی۔ تیسری صورت یہ ہے کہ ان کا نکاح ہی نہ کیا جائے، مگر یہ ایسی بات ہوگی جو تقاضائے فطرت کے عین خلاف ہے اور اس سے معصیت کا دروازہ کھلنے کا قوی ترین اندیشہ ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی نے اس تیسری صورت کو ترجیح دی ہے اور بعض اہل علم نے پہلی صورت کو ——— راقم الحروف کے خیال میں درمیانی راہ یہ ہے کہ اولاً تو ایسی لڑکیوں سے دریافت کیا جائے کہ وہ شادی کے بغیر زندگی بسر کر سکتی ہیں اور عصمت کی محافظت کر سکتی ہیں، اگر ایسا ہو تو ان کا نکاح ہی نہ کیا جائے اور اگر وہ گناہ میں پڑ جانے کا قوی اندیشہ ظاہر کریں اور اس کا امکان بھی ہو تو دو برائیوں میں سے کمتر برائی کو قبول کرتے ہوئے ان دونوں کو کسی ایک ہی شخص کی زوجیت میں دے دیا جائے اور ان کو ایک ہی وجود تصور

کیا جائے۔ اس کی حیثیت ایک استثنائی اور استحسانی ہوگی۔ مثلاً نماز کے لیے طہارت شرط ہے لیکن اگر کسی کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں اور چہرہ بھی شدید زخمی ہو تو تیمم اور وضو کے بغیر بھی نماز ادا کر لی جا سکتی ہے: مقطوع الرجلین الیدین اذا کان فی وجھہ جراحۃ یصلی بغیر طھارۃ ولا یتیمم ولا یعید ھو الاصح

(در مختار [illegible])

تحریری نکاح

تحریر کے ذریعہ بھی نکاح ہو سکتا ہے مگر یہ ضروری ہے کہ طرفین میں سے ایک کی جانب سے نکاح کی قبولیت کا زبانی اظہار ہو اور صرف ایک ہی طرف سے تحریر ہو۔ نیز قبولیت کا اظہار دو گواہوں کے سامنے کیا جائے اور وہ تحریر بھی ان گواہوں کو سنا دی جائے۔ مثلاً زید ہندہ کو لکھے کہ میں نے تم سے اتنے مہر پر نکاح کیا، ہندہ کے پاس جب یہ تحریر پہنچے تو اب وہ دو گواہوں کو طلب کر کے ان کو یہ تحریر سنا دے اور پھر ان کے سامنے قبول کرتی ہوں تو اب نکاح منعقد ہو جائے گا۔

اگر ہندہ وہ تحریر پڑھ کر گواہوں کو نہ سنائے بلکہ صرف اپنی قبولیت کا اظہار ان کے سامنے کرے یا زبانی اظہار کی بجائے صرف تحریر لکھ دے اور اسی پر گواہوں کے دستخط کرا لے یا گواہوں کے دستخط بھی نہ کرائے ان تمام صورتوں میں نکاح نہیں ہو سکے گا۔

ٹیلی فون کے ذریعہ نکاح

صرف ٹیلیفون پر ایجاب و قبول کافی نہ ہوگا، اس لیے کہ ایک تو دونوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

ان جڑواں بہنوں کو آپریشن کے ذریعے علیحدہ کیا جاسکتا ہو تو علیحدہ کردیا جائے۔ اگر ممکن نہ ہو تو یہ دونوں بغیر شادی کے باعفت زندگی گزار سکتی ہیں تو زیادہ بہتر ہے، ورنہ "أهون البليتين" پر عمل کرتے ہوئے دو علیحدہ مردوں سے شادی کرلیں۔ لیکن اس میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ حقوق زوجیت ادا کرتے ہوئے ستر پوشی کا اہتمام رہے اور دوسرے کی زوجہ کی عفت وعصمت کا احترام ملحوظ رہے۔

لیکن اگر ایک ہی مرد سے دونوں بہنوں کی شادی کی گئی تو یہ خلاف شریعت اور نص قطعی کی صریح مخالفت ہوگی جو کہ ناجائز اور حرام ہے۔

قال الله تعالى: "حرمت عليكم ..... وأن تجمعوا بين الأختين" (النساء: ٢٣)

وحرم الجمع بين المحارم نكاحاً أي عقداً صحيحاً۔

(تنوير الأبصار والدر المختار ٣/٣٨)۔

فصل في بيان بعض المحرمات: ومنها: ألا يقع نكاح المرأة التي تتزوجها جمعاً بين ذوات الأرحام..... فنقول: "لا خلاف في أن الجمع بين الأختين في النكاح حرام؛ لقوله تعالى: "وأن تجمعوا بين الأختين". (النساء: ٢٣)۔ معطوفاً على قوله عزوجل: "حرمت عليكم أمهاتكم". ولأن الجمع بينهما يفضي إلى قطعية الرحم؛ لأن العداوة بين الضرتين ظاهرة، وإنها تفضي الى قطعية الرحم، وقطعية الرحم حرام، فكذا المفضي۔ (بدائع الصنائع: ٣/٢٩، كتاب النكاح)۔

قال رحمه الله: "والجمع بين الأختين نكاحاً ووطئاً بملك اليمين لقوله تعالى: "وأن تجمعوا بين الأختين"۔ ولقوله عليه السلام: "من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يجمعن ماءه في رحم أختين"۔ ولأن الجمع بينهما يفضي الى القطيعة فيحرم۔ وقد انعقد الأجماع على تحريم الجمع بينهما نكاحاً"

(تبيين الحقائق: ٢/٢٦٣)۔

اذا تعارض مفسدتان روعي أعظمهما ضرراً بارتكاب أخفهما۔ قال الزيلعي في باب شروط الصلاة: "ثم الأصل في جنس هذه المسائل أن من أبتلى

(جاری ہے.....)

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

ببليتين، وهما متساويتان يأخذ بأيتهما شاء، وإن
اختلفا يختار أهونهما؛ لأن مباشرة الحرام لا تجوز إلا
للضرورة، ولا ضرورة في حق الزيادة".....وذكر
الزيلعي في آخر كتاب الإكراه: "لو قال له: "لتلقين
نفسك في النار أو من الجبل أو لأقتلنك". وكان
الإلقاء بحيث لا ينجوا منه ولكن فيه نوع خفة فله الخيار
إن شاء فعل ذلك وإن شاء لم يفعل وصبر حتى يُقتل
عند أبي حنيفة رحمه الله؛ لأنه أبتلي ببليتين فيختار
ما هو أهون في زعمه. وعندهما يصبر ولا يفعل
ذلك؛ لأن مباشرة الفعل سعي في اهلاك نفسه فيصبر
تحامياً عنه. وأصله أن الحريق اذا وقع في سفينة وعلم
أنه لو صبر فيها يحترق ولو وقع في الماء يغرق، فعنده
يختار أيهما شاء وعندهما يصبر".

(الإشباه والنظائر: ۱/۹۰-۲۸۶).

يختار أهون الشرين. (شرح المجلة: ۱/۳۲) فقط.

والله أعلم بحقيقة الحال.

كتبه: طاهر محمود شاه
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي.

[illegible]

احقر کو تحریر جیسا کہ مسئلہ میں ہے [illegible]
آپکے ایسی رائے لکھنے سے معذور ہوں
بڑے حضرات کی درخواست ہیں پیش
کر دیا جائے

[illegible]

نمبر شمار رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	تبویب	عنوان
					دو جڑواں بہنوں کے نکاح کا حکم

الجواب بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً ومصلیاً

سوال اور منسلکہ جواب اور حوالہ جات کا مطالعہ کیا، منسلکہ جواب میں اہون البلیتین کے قاعدے کے تحت مذکورہ دو جڑواں بہنوں کو دو علیحدہ علیحدہ مردوں کے نکاح میں دینے کا مؤقف اختیار کیا گیا ہے، ہمیں اس پر شرح صدر نہیں، اس صورت میں مذکورہ دونوں بہنوں کے نکاح کرنے کی دونوں صورتوں میں محظور شرعی لازم آتے ہیں یعنی دونوں کا ایک مرد کے ساتھ نکاح کی صورت میں جمع بین الاختین لازم آتا ہے، اور دو علیحدہ علیحدہ مردوں کے ساتھ نکاح بھی عملاً جمع ہی ہے، کیونکہ اس صورت میں ایک سے استمتاع دوسری سے استمتاع کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ (ماخوذہ امداد الفتاوی ج۲ ص۲۳۸ و فتاوی دار العلوم دیوبند ج۷ ص۱۰۵)

ہماری رائے یہ ہے اس حالت میں ان دونوں کا نکاح نہ کیا جائے، اور تسکین شہوت کیلئے مسکن شہوت دوائیں یا غذائیں استعمال کرائی جائیں اور اگر اس سے تسکین شہوت نہ ہو تو اگر فتنہ میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہو جائے، تو ایسی صورت میں قضاء شہوت کیلئے مصنوعی طریقہ اختیار کرنیکی اجازت دینیکی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ اور نکاح کی صورت میں لازم آنے والے محظورات سے یہ بہرحال اہون ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم واحکم

محمد افتخار بیگ عفی عنہ

دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴

۱۵ر ۷ر ۱۴۲۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، حامداً ومصلیاً

صورت مسئولہ کے بارے میں بندے کو کسی جانب مکمل اطمینان نہیں، لہذا "لا ادری" کہنے کی حالت میں ہوں۔ ایسی حالت میں کسی بڑے کی تقلید ہی میں عافیت ہے۔ اور امداد الفتاوی اور فتاوی دار العلوم میں جو فتوے دیئے گئے ہیں انہی پر اعتماد کرنا چاہئے۔ واللہ سبحانہ اعلم

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴

۱۸-۷-۱۴۲۴ھ

الجواب صحیح

بندہ عبد الرؤف سکھروی

دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴

۱۹-۷-۱۴۲۴ھ

وانا ایضاً متبع للاکابر و مشائخ الاکابر

العبد محمود اشرف غفر اللہ له

۱۴۲۴/۷/۱۸ھ